مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔

یکم دسمبر لجنہ اماء اللہ قادیان نے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے مبلغ انگلستان کے اعزاز میں دفتر خلافت میں دعوۃ چاء دی۔ در پردہ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایڈریس پڑھا۔ جناب درد صاحب نے جوابی تقریر کی۔ اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔

جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔اے انجمن حمایت اسلام لاہور کے وفد میں شامل ہونیکے لئے جو یکم دسمبر گورنر پنجاب کے سامنے پیش ہونے والا تھا۔ بھیجے گئے ۔

جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیال ایم۔اے نے ۲۶۔نومبر سے رخصت ختم کرکے نظارت دعوت وتبلیغ کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

۲۹۔نومبر سے خوب بارش ہو رہی ہے۔ خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کے لئے نفع رساں بنائے ۔

سالانہ جلسہ پر ریلوے کا انتظام

الحمد للہ۔ افسران محکمہ ریلوے نے یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ بٹالہ۔قادیان ریلوے ۲۰۔دسمبر ۱۹۲۸ء کو پبلک کے استعمال کے لیے کھول دینگے۔ قادیان میں فی الحال صرف دو گاڑیاں صبح وشام آیا جایا کرینگی۔ لیکن یہ تجویز کیگئی ہے۔ کہ جلسہ کے ایام میں ایک مزید سپیشل ٹرین ان دونوں کے درمیان جاری کردی جائے۔ اور امید ہے۔ کہ یہ تجویز منظور ہو جائیگی۔ فی الحال تمام گاڑیاں امرتسر سے چلا کرینگی۔ اور قادیان سے واپس ہو جایا کریں گی ۔

امید ہے۔ احباب اس آسانی کی قدر کرتے ہوئے نہ صرف خود غیر معمولی کثرت کے ساتھ جلسہ میں شریک ہونگے۔ بلکہ اپنے غیر احمدی متعلقین کو بھی بیش از بیش تعداد میں اپنے ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں گے۔ جو دوست فرسٹ یا سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے کر قادیان اتریں۔ یا قادیان سے سوار ہوں۔ وہ بعد تکمیل سفر اپنے نام اور تعداد ٹکٹ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان اعداد وشمار کی بناء پر ویٹنگ روم کے بنوائے جانے کی کوشش کی جا سکے۔

خاکسار ناظر امور خارجیہ قادیان دارالامان

سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات

برادران کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت جلسہ سالانہ کے مبارک ایام بہت قریب آگئے۔ احباب جماعت احمدیہ قادیان کی مقدس بستی میں آنے کے لئے تیاریوں میں لگے ہوئے ہونگے۔ امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے ریل کی آمد کی وجہ سے پہلے سے بہت زیادہ اصحاب کے آنے کی توقع ہے۔ چونکہ احباب کی بڑی خواہش ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملاقات کی ہوتی ہے۔ اور وقت کی قلت اور کثرت احباب کی وجہ سے بعض دفعہ ملاقات میں دقت پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعے میں احباب کو یاد دلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان پہنچتے ہی اپنے کمروں کے منتظمین سے ملاقات کی درخواست کے فارم حاصل کرکے جلد سے جلد اس کی خانہ پُری فرما کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بھجوا دیا تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم بآسانی ہو سکے۔ امید ہے۔ احباب انتظام میں سہولت پیدا کرنے کیلئے یہ تکلیف گوارا فرمائیں گے ۔

خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی اِصلاحی تحریک

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موجودہ ماہرین علم الجرائم کا منتہائے مقصود یہ ہے۔ کہ مقتضیات انصاف کو منتقمانہ نقطۂ خیال کے بجائے اصلاحی نقطۂ نظر سے پورا کیا جائے۔ بالفاظ دیگر مجرم سے انتقام لینے کی بجائے اس کی اصلاح کی جائے۔ ایسے نقطۂ خیال کا انتہائی منطقی نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ موجودہ جیل خانے ایسے اصلاح خانوں میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ جہاں مجرم کے ذہنی اور اخلاقی توازن کو از سر نو درجہ اعتدال پر لایا جاتا ہے۔ اور اسے تربیت کی مفید زندگی کے لائق بنایا جاتا ہے۔ بورسٹل لیگ اور اسی قسم کی دیگر اصلاحی تحریکوں کا نصب العین یہی ہے۔ کہ مجرم کو اس زبون زندگی سے بچایا جائے۔ جس کا وہ جیل خانہ میں آنے سے پیشتر عادی تھا۔ اور اسے اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ جیل خانہ سے رہائی پانے کے بعد وہ دیانت داری سے ذریعہ معاش پیدا کر سکے انہی مقاصد کو مدنظر رکھکر جرائم پیشہ اقوام کی بستیاں قائم کی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ معمولی مجرم کی بجائے جرائم پیشہ مجرم کی اصلاح کا کام کہیں زیادہ وقت آفرین ہے۔ کیونکہ جرائم پیشہ لوگوں کا اخلاقی معیار صدیوں کی مجرمانہ سرگرمیوں کے بعد بالکل منقلب ہو چکا ہے اور نیک و بد میں امتیاز کا احساس مفقود ہو گیا ہوتا ہے۔

جرائم پیشہ اقوام میں یہ دستور رائج ہے۔ کہ اگر ملزم کے خلاف بدچلنی کا کوئی ثبوت نہ ملے۔ یا اگر اس امر کی شہادت موجود نہ ہو۔ کہ اس نے جادو کے ذریعہ فلاں شخص کو ہلاک کیا ہے تو پھر اُسے مقررہ رواج کے مطابق ایک خاص آزمائش میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ بعض مجرم چھتے ہوئے مکان کے نیچے نہیں سوئینگے اور بعض دودھ پینا یا تازہ خوراک کھانا حرام سمجھتے ہیں۔ بعض کے نزدیک غسل کرنا بھی معیوب ہے۔ جرائم پیشہ اقوام کے محکمے کا مقصد اولیٰ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو ایسے توہمات کی تاریکی سے نکالا جائے۔ ۱۹۲۷ء میں ان کی اصلاح کا جو کام ہوا ہے۔ اسکے مطابق جرائم پیشہ اقوام کے درج رجسٹر افراد کی تعداد سال مذکور کے آخر میں ۱۵۸۳۷ تھی۔ ۱۹۲۶ء میں ان کی تعداد ۱۲۱۹۷ تھی۔ اس اضافہ کی یہ وجہ ہوئی۔ کہ ضلع حصار میں ۲۷۳۰ ایسے اسیروں کو درج رجسٹر کیا گیا۔ جن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کے بغیر "مستثنےٰ" قرار دیدیا گیا تھا۔ درج رجسٹر افراد میں سے ۴۲۶۰ لوگ بستیوں میں مقیم ہیں۔ اور ۷۶۵۰ آباد اور ۳۸۹۷ خانہ بدوش افراد مختلف اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۹۲۶ء کے دوران میں ۲۱۱ افراد کو اور ۱۹۲۷ء میں ۹۱۳ کو مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

۱۹۲۷ء کے خاتمہ پر جرائم پیشہ اقوام کے لئے ۱۶ زراعتی اور ۹ صنعتی بستیوں کے علاوہ ۳ ریفارمیٹری (اصلاحی درسگاہیں) تھیں۔ ان بستیوں اور سکولوں کے قیام سے یہ مقصود ہے۔ کہ ان اقوام کے اقتصادی اور اخلاقی مسئلہ کو حل کیا جائے۔

لائل پور میں ایک نئی صنعتی بستی ایک خوبانی کے لئے قائم کی گئی۔ اور منٹگمری ہور اور امرتسر میں جو بستیاں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ دو نئے ریفارمیٹری سکول ملحق کر دئے گئے ہیں۔ جملہ بستیوں کی آبادی اب ۱۰۲۱۹ تک پہونچ چکی ہے۔ سال ماسبق کے مقابلہ میں بقدر ۹۰۶ کا اضافہ ہوا ہے۔ ریفارمیٹری اور صنعتی بستیوں میں سے ۱۴۴ اشخاص کو انتخاب کے بعد زراعتی بستیوں میں زمین عطا کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں موجودہ معطیوں میں سے ۲۵ کے املاک بدچلنی کی بنا پر چھین لئے گئے۔ اور انھیں از سر نو ریفارمیٹری اور صنعتی بستیوں میں منتقل کر دیا گیا۔ جن افراد کو زمینیں عطا کی گئی ہیں۔ ۱۹۲۷ء کے اختتام پر ان کی کل تعداد ۱۳۹۰ تھی۔ ان کو دیانت دارانہ ذریعہ معاش پیدا کرنے کے لئے جو سہولتیں دی گئی ہیں۔ قریباً سب لوگ ان سے انتہائی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بہت سے جرائم پیشہ لوگوں کا مقصد یہی ہے۔ کہ کس طرح زراعتی بستیوں میں زمین مل جائے۔ زراعتی بستیوں میں جو لوگ کام کرتے تھے۔ سال مذکور میں فصل کپاس کے تباہ ہو جانے پر ان کو سخت نقصان پہونچا۔ لیکن اس کے باوجود فی ملکیت ان کی اوسط آمدنی ۳۶۰ روپیہ سے ۵۹۸ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی اور نو آبادکاروں نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد ۹۱۹۸۱ روپے بطور معاملہ زمین آبیانہ وغیرہ ادا کر دئیے۔ اور ۴۲۸۹۵ روپے اس قرض کی بیباقی میں ادا کئے۔ جو ابتدائی منازل میں ان کے ذمہ تھا۔

امرتسر کے نئے ریفارمیٹری سکول میں ۵۳ لڑکے ایک غیر سرکاری کارخانہ قالین بافی میں تربیت حاصل کرنے کے لئے داخل کئے گئے۔ منٹگمری ہور ریفارمیٹری سکول کے بعض لڑکے ریلوے ورکشاپ میں کام کرتے ہیں۔ اور انھیں روزانہ اجرت ملتی ہے۔ باقی لڑکوں کو نجاری بافندگی اور خیاطی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ امرتسر ریفارمیٹری میں سات سو سے زیادہ ایسے افراد موجود ہیں جو اخلاقی طور پر بہت پست واقع ہوئے ہیں۔ اور جن کی اصلاح مشکل ہے۔ لیکن توقع ہے۔ کہ پرانی نسلوں کے بعد نئی نسلوں کی اصلاح بہت آسان ہو جائے گی۔ اس وقت تک جو اصلاحی طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ وہ بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں اور گذشتہ دس برس میں قانون اقوام جرائم پیشہ کے ماتحت جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ وہ مجرمانہ سرگرمیوں کے انسداد میں اس قانونی تدبیر سے زیادہ مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ جو سوسائٹی کی کسی اور جماعت کی مجرمانہ حرکات کو روکنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہوں۔ (باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

معرکۃ الآرا مضمون

مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ

جس کے متعلق الفضل کے پچھلے پرچوں میں اعلان ہو رہا ہے وہ کتاب خدا کے فضل سے چھپنے کے ساتھ ہی فروخت ہو گئی۔ اور روزانہ درخواستیں ابھی آ رہی ہیں۔ اس لئے پھر چھپنے کا انتظام کیا گیا ہے امید ہے۔ ہفتہ عشرہ تک چھپ جائے۔ وہ دوست یا جماعتیں جنکی طرف سے آرڈر آئے پڑے ہیں۔ اطمینان رکھیں۔ کتاب چھپتے ہی ان کی خدمت میں بھیجدی جائے گی۔ اور

وہ جماعتیں جن کی طرف سے ابھی آرڈر نہیں ملے

اس اعلان کو پڑھتے ہی جلد اپنی اپنی فرمائشیں بھیجدیں تاکہ ان کی مطلوبہ تعداد کو مدنظر رکھکر کتاب دوبارہ چھپوائی جائے۔ مگر

جن دوستوں کو اس کتاب کی فوری ضرورت ہے

ان کی اب بھی تعمیل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ چند سو نسخے ولایتی کاغذ پر بھی چھپوائے گئے تھے۔ جن کی کچھ تعداد موجود ہے۔ اگر فوری ضرورت ہو۔ تو ضرور نمبر احباب مندرجہ ذیل نرخ پر منگوا لیں۔ ورنہ یہ بھی چند یوم تک ختم ہو جائیں گے۔

نرخ قسم اول فی سینکڑہ ۲۵ روپے۔ پچاس کی قیمت ۱۳ روپے۔ ایک روپیہ کے تین اور فی نسخہ ۶ آنے۔

اور جو قسم دوم کے طالب ہوں۔ انکو ۱۸ روپے سینکڑہ کے حساب سے ملینگی جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان ہو چکا ہے۔

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

58

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائن انشاء اللہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی۔ اس وقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی۔ کہ ریلوے لائن کھل جائیگی۔ تو اس وقت کے حالات کے ماتحت نئے نقشے بنا کر اور نئی شرح طے کرکے قطعات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا۔ سو اب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کیطرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کیجا سکتی ہے۔ بڑی سڑک یعنی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے درمیان واقع ہے) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جائیگی اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں۔ ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ اور قیمت مقررہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی قیمت بالاقساط وصول کیجاویگی۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کیساتھ خط و کتابت فرماویں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان

اکسیر ہاضم

کو پاس رکھنے سے آپ مندرجہ ذیل بیماریوں سے نجات پائینگے۔ اس کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ معدہ کی تمام بیماریوں کیلئے آبحیات ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ غذا بخوبی ہضم ہوتی ہے۔ قبض دائمی نفخ کمی اشتہا۔ بدہضمی۔ درد شکم کھٹے ڈکار۔ چھاتی جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی نکلنا۔ طحال یعنی تاپ تلی وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ ہر عیالدار گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ ایک درجن ۶؍ نمونہ کیلئے ہم کے ٹکٹ بھیجیں۔ پتہ:- منیجر صاحب دوا خانہ دارالحکمت لودیانہ

ایک نادر موقعہ

انجمن کی کوٹھی واقعہ دارالعلوم کے مشرق میں ایک ۱۲؍ کنال کا رقبہ برائے فروخت ہے۔ وہ سڑک جو کہ بورڈنگ کے پیچھے سے گذرتی ہے۔ اس پر واقعہ ہے۔ مسجد نور ایک منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ ہائی سکول کے احاطہ کا جزو ہے۔ اس لئے باغ انجمن سے۔ مالک اراضی بلا کسی معاوضہ کے مستفیض ہو سکتا ہے۔ ریل کے آنے جانے کا نظارہ بھی عین سامنے ہوگا۔ قیمت فی مرلہ پچیس ۲۵ روپیہ اکٹھا لینے والے کے ساتھ کچھ رعایت ہوگی۔

خاکسار

محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

ضرورت!

بورڈنگ احمدیہ میں ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو متدین ہو۔ امین ہو۔ متاہل ہو۔ حساب کتاب سے اچھی طرح واقف ہو۔ پہلے کسی جگہ کام کر چکا ہو۔ حسب لیاقت تنخواہ دیجائیگی۔

عبد الرحمن سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ قادیان

فونٹین پن کی صنعت میں حیرت انگیز انقلاب

(ولایت کے نرخ پر تازہ سٹاک)

صرف تاجروں اور اکٹھا مال خریدنے والوں کیلئے

سکول ماسٹروں اور سٹیشنرز کے لئے نادر موقع

نہایت عمدہ خوبصورت اور پائیدار نئی قسم کے کبھی زنگ نہ لگنے والے

اور لمبے عرصہ تک صاف لکھنے کا کام دینے والے

فونٹین قلم ہماری معرفت

خرید فرمائیں۔ ایک درجن سے کم روانہ نہ ہونگے

تفصیلات کے لئے پتہ ذیل پر لکھیں

نمونہ کیلئے معہ محصولڈاک ۱۲؍ نقد ارسال کریں۔ فی درجن ۱۰؍

قاضی فضل کریم محلہ دارالرحمت قادیان پنجاب

ناظرین الفضل کیلئے خاص رعایت

اہل جرمن کی حیرت انگیز ایجاد

تین روپے کی بجائے ڈیڑھ روپیہ

جرمن گولڈ کی نہایت خوبصورت نفیس اور نازک ٹھوس چوڑیاں بندے اور گلوبند اور چندن ہار ابھی ابھی تیار ہو کر آئے ہیں۔ یہ اسقدر نفیس و دلفریب ہیں۔ کہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں مستورات کیلئے بہترین تحفہ ہیں۔ ایک روپیہ میں پانچ روپیہ کا کام نکل سکتا ہے۔ کوئی تجربہ کار سے تجربہ کار شخص مثلاً زرگر صراف جوہری لوگ بھی شناخت نہیں کر سکتے۔ اگر خالص سونے کے زیوروں میں انکو ملا دیا جائے تو کوئی الگ نہیں کر سکتا معزز بیگمات نے اسکو پسند کیا ہے۔ چاندنی میں وہ بہار دکھاتی ہیں۔ کہ ہاتھوں میں نور برستا ہے۔ آپ بھی اپنی خاتون کو محروم نہ رکھیں قیمت چوڑی فی سٹ ۱۲؍ بندے فی جوڑا ۱۲؍ چندن ہار ۱۲؍ گلوبند فی عدد ۳؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

نظیر برادرس چوڑی فروش بازار ملیا محل دہلی

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۲۶ نومبر - وزیر ہند با جلاس کونسل نے ہزایکسلینسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ آگرہ اودھ کی چند ماہ کی رخصت ۲۲ دسمبر ۱۹۲۸ء سے منظور کی ہے - ملک معظم نے آنریبل مسٹر جی - بی لیمبرٹ کو گورنر مذکور کی قائم مقامی کے لئے منظور کیا ہے ؛

سکندر آباد ۲۶ نومبر - آج دوپہر کو نواب سر فریدون الملک بہادر کے سی آئی - ای ریٹائرڈ ناظم سیاسیات ریاست حیدر آباد دکن نے اپنی جائے سکونت واقع سیف آباد میں انتقال فرمایا - نواب صاحب باب حکومت کے ایک غیر معمولی رکن بھی تھے - اس وقت آپ کی عمر ۷۹ برس کی تھی ؛

لاہور ۲۶ نومبر - آج سیشن جج لاہور نے مقدمہ قتل جے چند کا فیصلہ سنا دیا - کنسو کو بطور وعدہ معاف گواہ کے بری کر دیا گیا - گوپال سنگھ - کرم سنگھ - کہر سنگھ اور سیٹھ رام پرشاد کو بھی بری کر دیا گیا - اور گور بخش سنگھ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ؛

بمبئی ۲۳ نومبر - بیان کیا جاتا ہے - کہ دو خوجہ لڑکوں نے مسٹر آر دی بار مرا ایڈیٹر کچھ سدرشن پر جب وہ ایک سڑک پر چل رہے تھے - چاقو سے حملہ کر دیا جو سر آغا خان کے خلاف بعض مضامین کی اشاعت کا نتیجہ بتایا جاتا ہے ؛

لاہور ۲۳ نومبر - پنجاب کانگریس کمیٹی نے لالہ لاجپت رائے کی یادگار میں لالہ لاجپت رائے سوراج فنڈ قائم کر دیا ہے ؛

بنارس ۲۳ نومبر - بابو منموہن گپتا جسے منماڑ ریلوے سٹیشن کے نزدیک ٹرین میں بم پھٹنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - اسے ناسک میں منتقل کر دیا گیا - جہاں اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع کی گئی ہے -

نئی دہلی ۲۷ نومبر - بغاوت کے الزام میں جو مقدمات کابل میں زیر سماعت ہیں - ان کے متعلق مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں - ملا عبدالرحمن کو جو وزارت عالیہ کی عدالت ماتحت کے افسر اعلیٰ تھے - اور ان کے داماد ملا فضل حق سابق قاضی بغمان کو فوجی عدالت نے بغاوت کا مجرم قرار دیا اور ۷ر کو بمقام سیاہ سنگ دونوں کو گولی مار دی گئی - ملا عبدالقادر کو بھی جو ملا عبدالرحمن کے رشتہ دار تھے ان سے تین روز بعد اسی الزام میں سزائے موت دی گئی ؛

دہلی ۲۶ نومبر - کابل سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ شہریار افغانستان گذشتہ سہ شنبہ کو کابل سے بعزم جلال آباد روانہ ہو گئے - شنواریوں کی بغاوت فرو کرنے کے لئے آپ کے زیر ہدایت فوجی کارروائی عمل میں لائی جائیگی افغانستان کی مشرقی سرحد کے شنواری تاہنوز سرگرم بغاوت ہیں - ڈکہ سے جلال آباد جانے والی سڑک ابھی صاف نہیں ہوئی متعدد لاریوں کو واپس کرایا گیا - دو لاریاں روک لی گئیں - یہ اطلاع بھی ملی ہے - کہ شنواری افغانی فوجی چوکیوں پر حملہ کرنے سے باز نہیں آتے -

کراچی ۲۷ نومبر - آج شام کو ۷ بج کر دس منٹ پر باد و باران کا ایک ہولناک طوفان آیا - جو صرف ۳ منٹ رہا - شہر کے مختلف حصوں میں اس سے کثیر نقصان ہوئے شیشے ٹوٹ گئے - درخت اکھڑ گئے - متعدد مکانات کی چھتیں اڑ گئیں - بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوئی ؛

امرتسر ۲۶ نومبر - نواب صاحب بہاولپور نے براہ عنایت کریان کے متعلق تمام پابندیاں منسوخ کر دیں - اور قیدیوں کی رہائی کے لئے احکام نافذ کر دئے -

سکندر آباد ۲۷ نومبر - نواب لیاقت جنگ بہادر جو حکومت نظام کے ایک اعلیٰ عہدہ دار اور تمام جماعتوں میں ہر دلعزیز تھے - اپنے مکان واقع خیرات آباد مضافات حیدر آباد میں عالم فانی سے راہیٔ عالم بقا ہوئے - شام تک وہ بالکل تندرست اور توانا تھے - رات کو نو بجے انہوں نے کہا - کہ مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے - شاید یہ دم دم آخر ہے - یہ کہکر تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے جان جہان آفرین کو سونپ دی

بمبئی ۲۷ نومبر - مولانا شوکت علی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ تمام حالات پر غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں - کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو بمقام دہلی منعقد کرنا نہایت ہی موزوں اور مناسب ہوگا ؛

دہلی ۲۶ نومبر - آج جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا - مدیر اخبار الامان نے ببراکلاں کے مظالم کی روئداد بیان کی - لوگوں میں سخت جوش پیدا ہو گیا - جب آپ نے کلام الہیٰ کے جلانے اور مسجد کو نذر آتش کرنے لاشوں کے اعضاء کی قطع و برید اور مردوں کو جلانے کے واقعات بیان کئے - تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں - ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں غیر ہندوؤں کے ذریعہ مکمل تحقیقات کرانے اور ظالموں کو عبرتناک سزائیں دینے کا مطالبہ کیا گیا - کلکٹر مراد آباد اور گورنر کے نام تار روانہ کئے گئے ؛

نئی دہلی - بناوٹی کونین اور ناقص ادویہ کی درآمد و فروخت کے متعلق جو تحریک اٹھی تھی - اس کے متعلق معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند عملی کارروائی کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے ؛

دہلی ۲۷ نومبر - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ ملک معظم نے سر بی - ایل مِتر جنرل ایڈووکیٹ بنگال کو مسٹر ایس - آر داس آنجہانی کی جگہ حکومت ہند کا ممبر نامزد کیا ہے ؛

غیر ممالک کی خبریں!

یروشلم ۲۳ نومبر - مولانا محمد علی کو شام سے فلسطین جانے کی اجازت مل گئی ؛

افریقہ کے علاقہ جنوبی روڈیشیا میں سونے کی کان ملی ہے - جس میں سے اس قدر سونا نکلنے کی توقع ہے - کہ دنیا کی تمام معدن ہائے طلاء اس کے سامنے ہیچ ثابت ہونگی - ۲۰ مئی کے سونے میں سے جو یہاں ملا ۱۵ ہزار روپے کا سونا برآمد ہوا ہے

لندن ۲۳ نومبر - جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے - کہ شاہی ہوائی فوج کے دو مکمل بم پھینکنے والے سکواڈرن ۲۹ دسمبر کو عازم ہند ہوں گے - اور کوئٹہ اور رسالپور میں تعینات کئے جائیں گے ؛

طہران ۲۹ اکتوبر - سفیر دولت ایران متعینہ واشنگٹن (امریکہ) نے ایران کے وزیر معارف کو اطلاع دی ہے کہ اصفہانی ایرانی جو آجکل پنسلوینیا یونیورسٹی میں میکانیک کا علم سیکھ رہے ہیں - اور اس سے قبل مسٹر فورڈ کے کارخانہ موٹر سازی میں کام کرتے تھے - انہوں نے ایک جدید قسم کی موٹر ایجاد کی ہے - جو ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بلند سے بلند پہاڑیوں پر چڑھ سکتی ہے - اور ایک ہی وقت میں چار سو آدمیوں کو لیجا سکتی ہے - اصفہانی نے اس موٹر کی ایجاد کو اپنے نام رجسٹرڈ کرا لیا ہے - امریکہ کے اخبار موجد کی تعریف میں رطب اللسان ہیں -

لندن ۲۳ نومبر - مسٹر پائن دٹنے ساہوکار اور بینکار ۲۵ جون ۱۹۲۶ء کو ۵۰ کروڑ روپیہ سے زیادہ کی جائداد چھوڑ مرا - انگلستان کے ٹیکس دہندوں میں وہ سب سے زیادہ متمول تھا ؛

لندن ۲۶ نومبر - لیبر پارٹی کے ان سوالات کا کہ آیا اول ونٹرٹن لالہ لاجپت رائے کے اسباب مرگ کی تحقیقات کا حکم دیں گے ؟ نائب وزیر ہند نے یہ جواب دیا - کہ لارڈ برکن ہیڈ اس تحقیقات کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے - اس کے متعلق ایک محکمہ کی طرف سے اور دوسری عام تحقیقات ہندوستان میں ہو چکی ہیں - پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس کے مباحثہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن ان تحقیقاتوں کے نتائج کے متعلق کوئی تفصیلی بیان نہیں دینا چاہتے - لیکن وہ یہ کہہ سکتے ہیں - کہ یہ ثابت کرنے کیلئے کوئی شہادت موجود نہیں - کہ لالہ لاجپت رائے کی موت ان ضربات کے نتیجہ میں واقع ہوئی - جو ۳۰ اکتوبر کو انہیں پہنچی تھیں ؛

لندن ۲۵ نومبر - کل گھوڑ دوڑ میں سب سے اول نمبر لارڈ ڈربی نے جیتی اور چونسٹھ ہزار پونڈ حاصل کئے - گذشتہ سال اسی موقعہ پر آپنے چالیس ہزار پاؤنڈ حاصل کئے تھے - سر آغا خان کو ۲۰۵۰۷ پونڈ مل گئے -

جوہانسبرگ ۲۶ نومبر - طاعون پھیلانے والے چوہوں نے شہر کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے - اور وہ شہر کی طرف باقاعدہ پیشقدمی کر رہے ہیں - محکمہ حفظان صحت والے چوہوں کے بلوں میں زہریلی گیس پہنچا رہے ہیں - اور چوہوں کو گرفتار کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت ۱۹۲۸ء

پہلا دن ۲۶ - دسمبر ۱۹۲۸ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن کریم۔	
۱۰ سے ۱۰½ تک	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰½ سے ۱۱ تک	خطبہ مجلس استقبالیہ	جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت
۱۱ سے ۱۲ تک	اسلام اور حفظان صحت	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور
۱۲ سے ۱۲¾ تک	نبی کریمؐ کی تاریخی شخصیت	میر محمد اسحاق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

نماز ظہر و عصر ۱ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ سے ۳½ تک	ضرورت نبوت	شیخ عبد الرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۳½ سے ۴½ تک	مغربی دنیا میں عیسائیت کی موجودہ حالت اور تبلیغ اسلام کے لئے موقعہ	مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے مبلغ انگلستان
۴½ سے ۵ تک	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات	ملک غلام فرید صاحب ایم اے مبلغ انگلستان

دوسرا دن ۲۷ - دسمبر ۱۹۲۸ء جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن کریم	
۱۰ سے ۱۱ تک	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ و انگلستان
۱۱ سے ۱۱½ تک	تعلیم و تربیت اولاد	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے
۱۱½ سے ۱ تک	نبوت حضرت مسیح موعودؑ اور غیر مبائعین	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اڑھائی بجے سے شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ - دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن کریم	
۱۰ سے ۱۱½ تک	تاریخ آریہ سماج اور اس کے اختلافات	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
۱۱½ سے ۱۲½ تک	ذکر حبیب	حافظ روشن علی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

نماز جمعہ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اڑھائی بجے سے شروع ہوگی

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۲۸ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ ″ ۱۱½ ″	عالم نسوان پر نبی کریمؐ کے احسانات	جناب مولوی سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
۱۱½ ″ ۱۲½ ″	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	″ مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ و انگلستان
۱۲½ ″ ۱½ ″	وفات مسیح ناصری علیہ السلام	″ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

نماز ظہر و عصر ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ سے ۳½ تک	اسلامی پردہ طبی نقطہ نگاہ سے	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۳½ ″ ۴ ″	اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ ″ ۱۱½ ″	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۱۱½ بجے سے شروع ہوگی

نماز ظہر و عصر ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ بجے سے ۳ تک	رپورٹ لجنہ اماء اللہ	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۳ ″ ۳½ ″	اخلاق حسنہ	حیات بیگم صاحبہ
۳½ سے ۳-۵۰ تک	تربیت اولاد	میمونہ صوفیہ صاحبہ
۳-۵۰ سے ۴-۵ تک	صفائی	فاطمہ بیگم صاحبہ
۴-۵ ″ ۴-۲۰ ″	حفظان زچہ	امۃ الرحیم صاحبہ

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ تک	تلاوت قرآن و نظم	
۱۰½ ″ ۱۱½ ″	ترک رسومات قبیحہ	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۱۱½ ″ ۱۲¼ ″	وصیت اور اس کی ضرورت و اہمیت	صوفی غلام محمد صاحب بی اے مبلغ ماریشس
۱۲¼ ″ ۱۲½ ″	ہمارا فرض	نظیر بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرشید صاحب بٹالوی

نماز جمعہ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ بجے سے ۳¼ تک	حفظان صحت	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
۳¼ ″ ۳¾ ″	شکر گذاری	زینب بیگم صاحبہ
۳¾ ″ ۴ ″	خاتمہ و دعا	

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

یو۔پی کے دو دیہات کے مسلمانوں پر

ہندوؤں کے ہولناک مظالم

وُہ مسلمان جو ایک دو نہیں۔ بلکہ بیسیوں مقامات پر۔ زمانہ بعید میں نہیں۔ بلکہ زمانہ قریب میں۔ معمولی نہیں۔ بلکہ نہایت المناک انفرادی رنگ کی نہیں۔ بلکہ مجموعی تیاریوں اور منصوبوں کے ساتھ مسلمانوں پر ہندوؤں کی ستم آرائیوں اور چیرہ دستیوں سے آنکھیں بند کر کے نہرو رپورٹ میں تجویز کردہ طریق حکومت کی جس کے رو سے حکومت کے ہر شعبہ پر ہندوؤں کا قبضہ قرار دیا گیا ہے۔ تائید کر رہے اور مسلمانوں کی قسمت کلیتاً ہندوؤں کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ وُہ خدارا ان دردناک حادثات کی طرف متوجہ ہوں۔ جو حال ہی میں صوبہ یو۔پی کے دو مقامات پر رونما ہوئے ہیں۔ اور جن میں قلیل التعداد بے کس اور نہتے مسلمانوں کی جان و مال۔ عزت و آبرو اور گھر بار کو دن دہاڑے درندہ صفت ہندو گروہوں نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے:۔

ایک واقعہ موضع بیرا کلاں۔ متصل امروہہ ضلع مرادآباد کا ہے۔ جہاں کی قریباً ایک ہزار کی آبادی میں صرف دو سو کے قریب غریب اور محنت کش مسلمان بستے ہیں۔ باقی جاٹوں اور چوہانوں کی آبادی ہے۔ ۱۴۔ نومبر کو نہ صرف اس گاؤں کے ہندوؤں نے بلکہ اس کے قرب و جوار کے ہندو جاٹوں وغیرہ کے ایک خونخوار گروہ نے جس کی تعداد پانچ۔ چھ صد تک بیان کی جاتی ہے اچانک ظہر کے وقت مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کے مکان جلا کر تودہ راکھ کر دئے۔ ان کا مال و متاع لوٹ لیا۔ مسجد کو آگ لگا دی۔ قرآن شریف کی کئی جلدیں جلا ڈالی گئیں۔ ایک مسلمان کو مسجد ہی میں پہلے سخت مجروح کیا گیا۔ اور پھر زندہ جلا دیا گیا۔ ایک اور مسلمان کو بھی اسی طرح سفاکی کے ساتھ قتل کر کے جلا ڈالا گیا۔ مسلمان عورتوں کے ساتھ سخت شرمناک سلوک کیا گیا۔ ان کے جسموں پر سے حد درجہ کی بے رحمی کے ساتھ زیور نوچ لئے گئے۔ ایک نوجوان مسلمان عورت کو وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا سنگدل درندے جو مال و اسباب لُوٹ کر نہ لے جا سکے۔ اسے جلا دیا۔ دو سو مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں میں سے بہت سے نفوس مضروب ہوئے *

دوسرا واقعہ اسی صوبہ کے ایک موضع شاہ پور کا ہے جس کے متعلق معزز معاصر "ہمدم" کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

۱۶۔ نومبر کی شام کو ہندوؤں کے گروہ جوق در جوق ہر طرف سے شاہ پور کی جانب آنے لگے۔ مسلمانوں نے صورت حال دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کے ہندو انسپکٹر کے آجانے کے بعد پولیس کی موجودگی میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر مال و اسباب۔ روپیہ۔ زیور جو کچھ ہاتھ لگا۔ لوٹ لیا۔ کپڑوں کو آگ لگا دی۔ مکانوں کو جہاں تک ہو سکا۔ لاٹھیوں سے مسمار کیا۔ کواڑ اور دیواریں توڑ ڈالیں۔ مسلمانوں کی جانیں گاؤں سے قبل از وقت نکل کر بھاگ جانے کی وجہ سے محفوظ رہیں۔

ان دونوں مقامات پر ہندوؤں نے کیوں اس قدر ہولناک سفاکی اور درندگی کا اظہار کیا۔ صرف اس لئے کہ اول الذکر موضع میں ایک قدیمی پختہ مسجد ہے۔ جس کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک عرصہ سے مقدمہ بازی ہو رہی تھی۔ مسلمان اس مسجد کو عبادت گاہ کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ہندو روکتے تھے۔ اور خود قابض ہونا چاہتے تھے۔ ابتدائی عدالتیں مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کرتی رہیں۔ بالآخر ہندوؤں نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔ وہاں سے بھی حال ہی میں مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر ہوا۔ جس سے مشتعل ہو کر ہندو مسلمانوں کی تخریب کے درپے ہو گئے۔ اور سرکاری اطلاع کی رو سے صرف اتنی سی بات پر کہ بعض مسلمان عورتیں ہندوؤں کے کھیتوں سے جلانے کے لئے چھوٹی موٹی لکڑیاں چن کر لائیں۔ انہوں نے وُہ کچھ کیا۔ جس سے جگر پاش پاش ہوتا اور کلیجہ مونہہ کو آتا ہے *

دوسرے موضع شاہ پور کے مسلمانوں پر سنگدلانہ حملہ آوروں نے اس وجہ سے دھاوا بول دیا۔ کہ ایک مسلمان نے بنارس کمسریٹ میں فروخت کرنے کے لئے ڈیڑھ سو کے قریب گائے بیل خریدے تھے *

معاملات ظاہر ہے۔ دونوں مواضع میں نہتے بیچارے مسلمانوں سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ جو خلاف قانون ہو اور جس کی وجہ سے ان پر کوئی خفیف سا جرم بھی عائد کیا جا سکے۔ لیکن باوجود اس کے ان کے ساتھ جو ہولناک سلوک کیا گیا۔ اور جس وحشت اور درندگی سے کام لیا گیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کا بہت بڑا جرم اور ناقابل معافی گناہ، یہ تھا کہ وُہ قلیل تھے۔ کمزور تھے بے کس تھے۔ اور خونخوار ہندوؤں کے رحم پر زندگی بسر کرتے تھے۔ اس کا نہایت عبرتناک خمیازہ انہوں نے بھگت لیا۔ اور اپنا سب کچھ تباہ و برباد کر کے دوسروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے سامان مہیا کر دیا *

جن درندہ صفت ہندوؤں نے ان مقامات کے مسلمانوں پر شرمناک اور قلب پاش ظلم و ستم توڑے۔ ان کی سفاکی اور خونخواری میں تو کسی کو کلام ہی نہیں۔ لیکن ان لوگوں کے متعلق کیا کہا جائے۔ جو بے کس اور بے بس مسلمانوں پر ایسے ہولناک مظالم کی خبریں سننے کے باوجود منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے ہیں۔ نہ ان کے مونہہ سے تباہ حال مسلمانوں کے متعلق ہمدردی کا کوئی کلمہ نکلتا ہے۔ اور نہ وہ اپنے ظالم اور سفاک ہم مذہبوں کے خلاف کوئی بات کہتے ہیں۔ کہاں ہیں؟ وہ ہندو لیڈر! جو مسلمانوں کو اپنی خیر خواہی اور ہمدردی کے راگ سناتے ہوئے نہیں تھکتے۔ ایسے موقعہ پر ان کا غائب ہو جانا ان کی اصلیت کو ظاہر کر رہا۔ اور مسلمانوں کو یہ سبق دے رہا ہے۔ کہ اگر وہ ہندوستان میں زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ہر جگہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور درندہ صفت لوگوں کے وحشیانہ حملوں کو روکنے کی قوت پیدا کریں۔ جس قوم کے افراد ان پر ایسے ایسے شرمناک مظالم کر رہے ہیں۔ اور جو قوم ایسے ظالموں کی حرکات پر خاموشی اختیار کر سکتی ہے اس سے کسی بھلائی کی توقع رکھنا حد درجہ کی نادانی اور جہالت نہیں ۔۔ تو اور کیا ہے *

اس موقعہ پر ہم مسلمانان ہند سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان ستم رسیدہ و تباہ حال مسلمانوں کی دادرسی اور ظالموں و سفاکوں کو کیفر کردار تک پہونچانے کے لئے کوئی کوشش کرینگے۔ یا ہاتھ پر ہاتھ ہی دھرے بیٹھے رہیں گے۔ صاف ظاہر ہے۔ جو لوگ اپنی جان و مال۔ اپنی عزت و آبرو۔ اپنی عورتوں اور بچوں۔ اپنے گھروں اور مکانوں کو سفاکوں کے ہاتھوں سے تباہ و برباد ہونے سے نہ بچا سکے۔ وُہ اب انتہاء درجہ کی تباہ حالی اور بربادی کے بعد عدالتوں میں ان کا مقابلہ کہاں کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے جلد سے جلد دردمند مسلمانوں کو آگے آنا چاہیئے۔ اور جہاں ان خانماں برباد لوگوں کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرنا چاہیئے۔ وہاں عدالتی کارروائیوں میں بھی پوری پوری امداد دینی چاہیئے۔ اگر کسی جگہ کے ہندوؤں کو ایسے حالات میں سے گذرنا پڑتا۔ تو ایک طرف تو سارے کے سارے ہندو مسلمانوں کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ اور ان کی کئی پشتوں تک کو ظالم اور سفاک کہکر بھی صبر نہ کرتے۔ اور دوسری طرف ہر قسم کی امداد مہیا کر دیتے۔ دیکھو۔ خاصکا ضلع فیروزپور میں مسلمانوں کو ذبیحہ کا ۔۔ ہائینس نے [illegible] معمولی بات ہے۔ لیکن ہندو پریس نے [illegible] خلاف کسقدر شور برپا کر رکھا ہے۔ اور نہ صرف مسلمانوں کو

ملکہ گورنمنٹ کو کئی رنگ میں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ والنٹیر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ اور اسے سارے ہندوستان کے ہندوؤں کا سوال بنایا جا رہا ہے۔

یہ زیادہ سے زیادہ ایک ایسے جانور کے ذبح کرنے کا معاملہ ہے جو ہندوستان میں سینکڑوں نہیں۔ بلکہ ہزاروں مقامات پر روزانہ ذبح ہوتا ہے۔ لیکن بیر اکلاں میں تو انسانوں کو ذبح کیا گیا۔ اور پھر اتنا بھی انتظار نہ کیا گیا۔ کہ وہ ٹھنڈے ہو لیں۔ بلکہ تڑپتی ہوئی لاشوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔ مسجد جلا دی گئی۔ کلام الٰہی کی کئی جلدیں جلا ڈالی گئیں۔ عورتوں کے ساتھ نہایت شرمناک سلوک کیا گیا۔ کیا یہ باتیں مسلمانوں میں جذبات ہمدردی پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ اور وہ مظلوم لوگ اس بات کے مستحق نہیں۔ کہ ہر جگہ کے مسلمان ان کی امداد کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ جلد سے جلد مسلمانوں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور ہر طرح ان لوگوں کی امداد کرنی چاہئے۔

تلوار رکھنے کی آزادی

ہز ایکسی لنسی سر جیفرے ڈی مونٹ مورنسی گورنر پنجاب نے ۲۶۔ نومبر ۱۹۲۸ء کو مجلس واضع آئین پنجاب میں پہلی دفعہ جو تقریر کی۔ اس میں بعض اور امور کے علاوہ یہ بھی اعلان کیا۔ کہ چونکہ صوبہ پنجاب کے آٹھ ضلعوں میں تلوار سے پابندیاں اٹھا دینے کے متعلق حکومت اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ نہ تو خطرناک جرائم میں اضافہ ہوا ہے۔ اور نہ ہی اس ہتھیار کا ناجائز استعمال کیا گیا ہے۔ اس پر حکومت پنجاب نے حکومت ہند سے سفارش کی۔ کہ اس تجربہ کو وسعت دی جائے۔ اور اس صوبہ کے نو اور ایسے اضلاع شامل کر لئے جائیں۔ جن میں ڈکیتی۔ بلوہ و ضرب شدید۔ قتل اور قتل عمد جیسے خطرناک جرائم کی رفتار میں کمی واقعہ ہوئی ہے۔ حکومت ہند نے اس سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ اور رہتک۔ جالندھر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ لدھیانہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ اور اٹک کے اضلاع پہلے آٹھ ضلعوں کی فہرست میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

گویا اب ان اضلاع کے باشندے بھی بغیر کسی پابندی کے تلوار اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ خود حفاظتی کے لئے ہر حالت میں ہی سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سکھوں کی کرپان آج کل جس طرح بے تحاشہ چلتی ہے۔ اسے کند کرنے کے لئے ہر مسلمان کو تلوار اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ اور ہماری جماعت کے اصحاب کو تو ضرور ہی تلوار خریدنی چاہئے۔ کیونکہ حوصلہ اور جرأت پیدا کرنے میں اس قسم کی چیزوں کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے اور اس کی ترقی کرنے اور بڑھنے والی جماعت کو بہت ضرورت ہوتی ہے

مذکورہ بالا اضلاع کی احمدیہ انجمنوں کو چاہئے۔ اپنے اپنے افراد کو تلوار رکھنے کی آزادی سے آگاہ کر دیں۔ اور تلوار خریدنے کی تحریک کریں۔

اشارات

تاجدار دکن کے دہلی تشریف لانے کی تقریب پر جن مسلمان اخبار نویسوں نے اپنے خاص نمبر شائع کئے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پرچہ کو دلفریب اور دیدہ زیب بنانے کی پوری پوری کوشش کی۔ لیکن "جمعیۃ العلماء ہند" کے "واحد آرگن الجمعیۃ" نے اس بارے میں ہمت اور کوشش کے علاوہ جس دیانت اور تقوے کا ثبوت دیا۔ وہ محض "طبقہ علماء" ہی کی شان کے شایاں ہے۔

معاصر "الخلیل" نہایت دکھے ہوئے دل اور رنجیدہ قلب سے لکھتا ہے:-

"۶۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو خود مالک اخبار الخلیل نے دہلی پہونچ کر قصر عثمانی دہلی کا فوٹو لیا۔ اور اس کے متعلق یہ رائے تھی۔ کہ وہ شہریار نمبر کے ٹائیٹل پر باہر کی طرف شائع کیا جائے۔ دہلی کے بلاک میکر نے یہ حتمی وعدہ کر لیا تھا۔ کہ بلاک ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو دے دیا جائیگا۔ وقت معینہ پر بلاک حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی گئی۔ مگر کسی طرح ہم کو نہ مل سکا۔ ۲۴۔ اکتوبر کو آدمی بھی بھیجا گیا۔ مگر وہ بھی بے نیل مرام واپس آگیا۔ بالآخر مایوسی کے عالم میں ہم کو شہریار نمبر موعودہ وقت پر بغیر بلاک کے شائع کرنا پڑا۔ صرف دو پروف ہم کو وصول ہوئے تھے۔ جن کو ہم نے دو کاپیوں میں منظوم تاریخ کے سامنے چسپاں کر کے حضور شہریار دکن کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ اب وہ بلاک کسی طرح دفتر اخبار "الجمعیۃ" میں پہونچکر اس کے سلطان العلوم نمبر کے سرورق پر شائع ہوا ہے"

اپنی محنت کے برباد ہونے اور اپنا مال دوسرے کے مصرف میں آنے پر صدمہ ہونا ضروری بات ہے۔ اس لئے معاصر "الخلیل" کو بھی ضرور تکلیف ہوئی ہوگی۔ لیکن اسے یہ بھی تو خیال کرنا چاہئے۔ کہ آج کل کے "مولانا" کی بسر اوقات ہی جب پرائے مال پر ہو۔ تو اس کا بلاک ہتھیا کر اپنے اخبار کی پیشانی پر لگا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ اور چونکہ یہ علماء جاندار اشیاء کی تصاویر حرام سمجھتے ہیں۔ اور صرف بے جان چیز کی تصویر ان کے نزدیک حلال ہے۔ اس لئے "قصر عثمانی دہلی کا فوٹو" یقیناً ان کے لئے حلال تھا۔ خواہ "کسی طرح دفتر اخبار "الجمعیۃ" میں پہونچ" گیا۔

جبکہ "معاصر الخلیل" نے "جمعیۃ العلماء" کے متعلق اپنا شکوہ اخبار میں لانا مناسب سمجھا ہے۔ تو کچھ اور ہمت کر کے اسے حضور نظام کے سمع مبارک تک بھی پہنچا دینا چاہئے۔ تاکہ بندگان عالی کو معلوم ہو سکے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کے مقدس علماء کو ان کی خوشنودی مزاج حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ کرنا پڑا۔ اور اس جد وجہد کے بدلے وہ کس قسم کے انعام و اکرام کے مستحق ہیں۔

چند ہی روز کی بات ہے۔ حاجی ظفر علی نے "مولانا" کا خود ساختہ خطاب اس بنا پر ترک کرنے کا اعلان کیا تھا۔

"روزگار سفلہ پرور کا مدار ملاحظہ ہو۔ کہ اسی محفل رنگین میں جس کی ان (ظفر علی وغیرہ) کے دم سے رونق ہے۔ کچھ ایسے فرومایگان تہی مغز بھی آگھسے ہیں۔ جن کا ہر فعل اسلام کی سیزدہ صد سالہ شرافت کے لئے پیام مرگ ہے۔ جن کی ہر حرکت ناموس وطن کی رگ گلو کے حق میں الٹی چھری ہے۔ جن کی ہر بات دنائت اور کمینگی کی جیتی جاگتی مورت بولتی چالتی تصویر ہے۔ مگر اس کے باوجود شرافت پناہ ہیں۔ حریت دستگاہ ہیں۔ اور "مولانا" کہلاتے ہیں:-

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی۔ اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

(زمیندار ۱۸۔ اکتوبر)

اس اعلان کے بعد کچھ دن غور و فکر میں صرف کئے گئے۔ اور آخر "آقا" کا خطاب گھڑ لیا گیا۔ چنانچہ اب "زمیندار" میں حاجی صاحب اور ان کے ممدوحین کے ناموں کے ساتھ یہی پخ لگائی جاتی ہے۔ مگر "زمیندار" کے تازہ پرچہ (۲۴۔ نومبر) میں خود حاجی صاحب کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے والد ماجد کے نام کے ساتھ وہی القاب استعمال کیا ہے۔ جسے "فرومایگان تہی مغز" کا خطاب کہکر خود ترک کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"۱۹۱۰ء میں زمیندار نے اس ظالمانہ قانون کے خلاف شدت سے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور اس کے بانی مولانا سراج الدین احمد خان خلد آشیاں اور دوسرے محبان وطن کی پیہم کوششوں سے جن میں لالہ لاجپت رائے آنجہانی کا نام خصوصیت سے لیا جا سکتا ہے۔ یہ قانون منسوخ ہو گیا۔"

معلوم ہوتا ہے۔ باوجود مولوی سراج الدین کی وفات پر کئی سال گذر جانے کے "حاجی صاحب" کے دل سے وہ کینہ دور نہیں ہوا جس نے جیتے جی ان کے والد کو چین نہ لینے دیا۔ اور اب مرنے کے بعد مولوی سے مولانا بنا کر وہ سب باتیں ان پر چسپاں کر رہے ہیں۔ جو "مولانا" کہلانے والوں کے متعلق وہ لکھ چکے ہیں۔

فرزندار جمند ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو نہ زندگی میں اپنے والدین کو آرام کی گھڑی نصیب ہونے دیں۔ اور نہ قبر میں پہونچ جانے کے بعد پیچھا چھوڑیں۔ بلکہ اپنی شوخی اور شرارت کے صدقے اپنے ہاتھوں ان کی ذلت اور رسوائی کا سامان مہیا کرتے رہیں۔

اخبار "خالصہ" (۲۴۔ نومبر) کا نامہ نگار لکھتا ہے:- "سانبہ (ریاست جموں) میں بہت جلد ٹھاکر جی مہاراج (پتھر کی مورتی) کی شادی تلسی (ایک قسم کا پودا)

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سونی پت)

شفاعت

حضرت ابوہریرہ صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے پاس کچھ پکا ہوا گوشت آیا۔ آپ نے اس میں سے دست کا ایک ٹکڑا اٹھالیا۔ اور کھانے لگے۔ دست کا گوشت آپ کو پسند تھا۔ آپ کھاتے ہیں فرمانے لگے۔ کہ میں قیامت کے دن سب کا سردار ہونگا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن اگلے پچھلے آدمی سب ایک میدان میں جمع ہوں گے۔ اور ہر ایک آدمی پکارنے والے کی آواز اس میدان میں سن سکیگا۔ اور ہر طرف دیکھ سکیگا۔ سورج اس دن بہت قریب ہو جائیگا۔ اور لوگوں کو بےحد تکلیف ہوگی۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ یارو اس مصیبت میں کوئی شفاعت کرنے والا تلاش کرو۔ بعض ان میں سے کہیں گے۔ کہ چلو آدم علیہ السّلام کے پاس چلو۔ سب ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سب آدمیوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور اپنی روح آپ کے اندر پھونکی۔ اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ آپ ہماری شفاعت کیجئے۔ دیکھئے تو ہم کس مصیبت میں ہیں۔ آدمؑ کہیں گے آج میرا رب ایسے جلال میں ہے۔ کہ نہ ایسا کبھی ہوا تھا نہ ہوگا۔ مجھے اس نے ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر افسوس کہ میں نے اسے کھالیا۔ میں خود آج شرمندہ ہوں۔ اور مجھے اپنی فکر ہے۔ نفسی نفسی نفسی۔ پھر لوگ کہیں گے۔ چلو نوحؑ کے پاس چلو۔ ان سے سب جاکر کہیں گے۔ کہ آپ زمین پر سب سے پہلے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا آپ اللہ کے پاس ہماری شفاعت کریں۔ دیکھئے ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ وہ بھی جواب دیں گے کہ آج میرا رب اتنے جلال میں ہے۔ کہ نہ اس سے پہلے کبھی تھا۔ نہ آئندہ ہوگا۔ اور مجھ ایک قاص دعا مانگنے کی اجازت ہوئی تھی۔ وہ میں اپنی قوم کے برخلاف مانگ چکا اور نفسی نفسی نفسی کہیں گے۔ پھر لوگ کہیں گے چلو ابراہیم کے پاس چلو۔ جب ان کے پاس آئیں گے۔ تو کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور خلیل ہیں۔ مہربانی کرکے ہماری شفاعت خدا کے سامنے کریں۔ دیکھئے ہم کس مصیبت میں ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ میرا رب آج نہایت جلال میں ہے۔ میں نے تین غلطیاں کی ہیں۔ اس لئے خدا کے سامنے کس منہ سے جاؤں۔ اور نفسی نفسی کہیں گے۔ اور فرمائیں گے کہ تم لوگ موسےٰ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئینگے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور کلیم اللہ ہیں آپ ہماری سفارش خدا کے حضور میں کریں۔ وہ بھی کہیں گے آج میرا رب نہایت جلال میں ہے۔ اور میں نے ایک شخص کو قتل کردیا تھا۔ اور اس قتل کا مجھے حکم نہ تھا۔ پھر وہ بھی نفسی نفسی کہیں گے۔ اور فرمائیں گے کہ تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ اور روح ہیں۔ آپ نے بچپن میں عقل کی باتیں کیں۔ آپ ہی خدا سے ہماری سفارش فرمایئے۔ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے۔ کہ آج میرا پروردگار نہایت جلال میں ہے۔ کبھی اس سے پہلے وہ ایسے جلال میں نہ تھا۔ نہ آئندہ ہوگا۔ میں اس کام کے لائق نہیں۔ تم سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اس پر سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اے محمدؐ آپ خدا کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی سب اگلی پچھلی بشری کمزوریاں تک معاف کردی تھیں۔ آپ اللہ سے ہماری شفاعت کیجئے۔ دیکھئے ہم کس مصیبت میں ہیں۔ اس وقت میں عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرونگا۔ اور اللہ تعالےٰ خود مجھے حمد و ثنا کرنے کا طریقہ الہام کریگا۔ وہ ایسا طریقہ ہوگا۔ کہ پہلے کسی کو معلوم نہ تھا۔ پھر جب میں اسی طرح خدا کی تعریف کروں گا۔ تو مجھے حکم ہوگا۔ اے محمدؐ اٹھ! اور مانگ کیا مانگتا ہے۔ شفاعت کر ہم تیری شفاعت قبول کریں گے۔ اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ اور کہوں گا۔ کہ اے رب میری امت کو بخشدے۔ میری امت کو بخشدے۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ اے محمدؐ اپنی امت کے ان سب لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہوگا۔ جنت کے دائیں دروازہ سے داخل کردو۔ اس کے بعد پھر میری شفاعت سے اور ایماندار لوگ بھی دوزخ سے نکلے جائیں گے۔ یہانتک کہ جس کے دل میں ایک جَو کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس کو بھی خدا کے حکم سے نکال لاؤں گا۔ اور برابر دعا کرتا رہونگا۔ یہانتک کہ وہ لوگ جن کے دل میں ایک رائی یا ذرّہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ ان کو بھی نکال لونگا۔ آخر میں پھر میں سجدہ میں گروں گا۔ اور خدا کی تعریف کرونگا۔ تو پھر خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ تم شفاعت کرو۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب میری امت میری امت۔ اس پر حکم ہوگا۔ کہ جن کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی بہت کم ایمان ہو۔ ان کو بھی نکال لو۔ چنانچہ میں جاکر ایسے لوگوں کو بھی نکال لونگا۔ پھر آخر میں بھی اسی طرح حمد و ثنا کروں گا۔ اور عرض کروں گا۔ کہ اے پروردگار تو ان لوگوں کی نجات کا بھی حکم دے۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ مجھکو اپنی عزت اور جلال اور بڑائی اور بزرگی کی قسم میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نجات دوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

سب سے پہلی وحی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبوت سے کچھ مدت پہلے آنحضرتؐ کو عمدہ خواب آنے شروع ہوئے۔ جو خواب آپ دیکھتے وہ صاف طور سے پورا ہو جاتا تھا۔ اس وقت آپ کو تنہائی میں رہنا پسند ہوگیا۔ اور آپ غار حرا میں خلوت فرمانے لگے۔ اور کئی کئی رات برابر وہاں خدا کی عبادت کیا کرتے۔ پھر گھر آتے اور کئی روز کی خوراک لیجاتے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آگئی جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ تو اس وقت آپ غار حرا میں تھے یہ رمضان کا مہینہ۔ شب قدر کی رات اور پیر کا دن تھا۔ کہ ایک فرشتہ آپ کے پاس آیا۔ اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر اس نے آپ سے کہا کہ پڑھو:۔ آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر اس فرشتے نے آپ کو پکڑ لیا۔ اور زور سے دبایا۔ یہانتک کہ آپ کو تکلیف ہوئی پھر چھوڑ کر آپ سے کہا کہ پڑھیئے۔ آپ نے پھر فرمایا۔ کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتے نے دوبارہ آپ کو زور سے دبایا۔ یہاں تک کہ آپ کو تکلیف ہوئی۔ پھر چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھیئے۔ آپ نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر تیسری دفعہ اس فرشتہ نے آپ کو زور سے دبایا۔ پھر چھوڑ دیا۔ اور کہا۔ کہ اقراء باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق اقراء و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (یعنی" اپنے رب کا نام لیکر پڑھو۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ انسان کو گوشت کی بوٹی سے پیدا کیا۔ پڑھو! اور تمہارا پروردگار بڑا کرم کرنے والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جسے وہ جانتا نہ تھا"

یہ کہکر فرشتہ غائب ہوگیا۔ اور آنحضرتؐ کا دل اس واقعہ کی ہیبت سے دھڑکنے لگا۔ آپ غار حرا سے سیدھے حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس آئے۔ اور کہا کہ مجھ کو کمل اڑھا دو۔ انہوں نے آنحضرت صلعم پر کمل ڈالدیا۔ یہاں تک کہ کچھ دیر بعد جب آپ کا دل ذرا ٹھہرا تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے سب حال بیان کیا۔ اور کہا کہ میرا تو دم نکلنے لگا تھا۔ اس پر حضرت خدیجہ نے عرض کیا۔ کہ ایسا نہ فرمایئے۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی پریشان نہیں کریگا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں جو اچھی باتیں اور لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ وہ آپ میں موجود ہیں۔ آپ مہمان نواز ہیں۔ اور تکالیف میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں" اس کے بعد حضرت خدیجہ آپ کو لیکر اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس پہونچیں۔ یہ ورقہ عیسائی ہو چکے تھے۔ اور انجیل سے خوب واقف تھے۔ اور اتنے عمر رسیدہ آدمی تھے۔ کہ ان کی آنکھیں بھی جاتی رہی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے ان سے کہا۔ کہ اے بھائی۔ ذرا اپنے بھتیجے کا حال تو سنو۔ اور پھر اپنی رائے دو۔ ورقہ نے حال پوچھا۔ تو آنحضرت صلعم نے سب واردات بیان فرمائی۔ ورقہ نے سن کر کہا۔ کہ اے محمدؐ یہ تو وہ فرشتہ ہے۔ جسے اللہ نے موسیٰؑ پر نازل کیا تھا۔ اے کاش میں آپ کے نبوت کے زمانہ میں جوان ہوتا۔ اے کاش کہ میں اس وقت تک زندہ ہی رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دیگی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کیا سچ مچ یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دینگے۔ ورقہ نے کہا۔ ہاں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ہمیشہ لوگ آپ جیسے نبیوں سے دشمنی کرتے رہے ہیں۔ اور اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ پوری طاقت کے ساتھ آپ کی مدد کروں گا۔ مگر افسوس کہ چند روز کے بعد ہی ورقہ کی وفات ہوگئی۔ اور وحی کا آنا بھی کچھ مدت کے لئے رک گیا۔

دوسری دفعہ پھر

حضرت جابر فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ پہلی دفعہ وحی آنے کی بعد اس کے رک جانے کا حال بیان فرمانے لگے۔ تو فرمایا۔ کہ ایک دن

میں چلا جا رہا تھا۔ کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ اور نظر اٹھائی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے میں ڈر گیا۔ گھر کو واپس آیا۔ اور کہنے لگا کہ کمبل اڑھاؤ کمبل اڑھاؤ اس وقت اللہ تعالٰے نے یہ وحی نازل فرمائی۔

یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر

یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو۔ اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ہر ناپاکی کو چھوڑ دے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ وحی کی آمد خوب گرم ہوگئی اور لگاتار آنے لگی۔

وحی کے وقت تکلیف

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو وحی کے نازل ہونے کے وقت سخت تکلیف ہوتی تھی۔ پہلے پہل آپ اپنے ہونٹوں کو جلدی جلدی ہلاتے تھے۔ تاکہ وحی یاد ہو جائے۔ اس پر اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ کہ اے نبی آپ اپنی زبان کو بہت حرکت نہ دیا کریں کہ وحی جلدی یاد ہو جائے۔ آپ صرف سن لیا کریں۔ پھر یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپ کے ذہن میں ہم اس کو محفوظ کر دیں۔ جب آپ وحی کو سن چکیں اس کے بعد اسے دہرایا کریں۔ چنانچہ پھر آنحضرت اسی طرح کیا کرتے تھے

وحی کس طرح آتی تھی

ایک صحابی نے آنحضرت سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔ اور یہ مجھ پر سب قسموں میں سخت ہوتی ہے۔ پھر جب میں اس کا سب مضمون یاد کر لیتا ہوں۔ تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت بن کر میرے سامنے آ جاتا ہے۔ اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے حفظ کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ پر وحی اترتے دیکھی ہے۔ اس وقت آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔ چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا۔ اور سانس تیز چلنے لگتا تھا۔

قرآن کا دور جبرئیل کے ساتھ

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم یوں تو ویسے سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ مگر رمضان کے مہینے میں آپ کی سخاوت بے حد بڑھ جاتی تھی۔ جب اس مہینہ میں حضرت جبرائیل ہر رات کو آپ کے پاس آتے اور قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔

آپ قرض لیکر اس سے زیادہ دیتے تھے

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے ایک شخص سے ایک اونٹ قرض لیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ شخص آپ سے اس اونٹ کے بدلہ کا اونٹ لینے آیا۔ اور تقاضا کیا۔ یہاں تک کہ اس نے بہت سخت کلامی کی اور گستاخی سے پیش آیا۔ بعض صحابہ کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی۔ اور اسے مارنے کو اٹھے۔ آنحضرتؐ نے منع کیا۔ اور فرمایا کہ قرض خواہ کی بات سخت ہی ہوتی ہے۔ تم کہیں سے اس کے اونٹ کے بدلے ایک اونٹ کا بندوبست کرو۔ لوگوں نے بہت تلاش کی اور آکر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اس کے اونٹ سے بہت اچھے اونٹ تو ملتے ہیں۔ مگر اس وقت ویسا نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھی قسم کا اونٹ ہی لاکر اسے دیدو۔ کیونکہ اچھا آدمی وہی ہے جو قرض خواہ کو اس کے قرض سے بڑھکر ادا کرے

جانوروں سے نیکی کرنا بھی ثواب ہے

ایک دن آنحضرت صلعم نے پہلے زمانہ کی ایک عورت کا قصہ اپنے صحابہ کو سنایا۔ فرمایا۔ کہ ایک بہت بری اور گناہگار عورت تھی۔ وہ کہیں جا رہی تھی۔ راستہ میں اسے پیاس لگی۔ تو اس نے ایک کنوئیں میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہاں سے چلی تو دیکھا۔ کہ پاس ہی ایک کتا پیاس کے مارے بیقرار ہے۔ اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے دل میں کہا کہ یہ بھی میری طرح پیاسا ہے۔ اسے پانی پلانا چاہیئے۔ چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اتری۔ اپنی جوتی میں پانی بھرا اس جوتی کو دانتوں سے پکڑ کر کنوئیں سے باہر آئی۔ اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالٰے کو اس کا یہ کام ایسا پسند آیا۔ کہ اس کے پچھلے سب گناہ اس نے بخشدیئے اور اس کے دل میں نیکی کی محبت اور گناہ کی نفرت ڈالدی۔ یہاں تک کہ اس نے توبہ کر لی۔ اور آخر جب مری تو جنت میں داخل ہوئی۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت سے بھی ہمیں ثواب ملیگا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں ہر جاندار کی خدمت میں ثواب ہے ؀

بھوکوں کو خدا رزق دیتا ہے

حضرت ابو سعید صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے اپنے چند صحابہ کو کسی کام کے لئے سفر پر بھیجا۔ یہ لوگ ایک دن ایک عرب کے قبیلہ کے نزدیک اترے۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ ہم مسافر ہیں۔ ہمارے کھانے کا بندوبست کرو۔ ان لوگوں نے صحابہ کو کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی۔ کہ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ لوگوں نے بہتیرے علاج کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور وہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ کسی نے کہا۔ کہ دیکھو تو وہ جو مسافر اترے ہوئے ہیں۔ شائد ان میں سے کوئی سانپ کاٹے کا علاج یا منتر جانتا ہو۔ چنانچہ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے۔ اور حال بیان کیا کہ ہمارے سردار کو سانپ ڈس گیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس کا علاج جانتا ہو۔ تو ہمارے ساتھ چلے۔ ایک صحابی نے جواب دیا۔ کہ ہاں مجھے اس کا منتر آتا ہے۔ مگر چونکہ تم نے ہماری دعوت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اب میں اجرت لے کر علاج کروں گا۔ مفت نہیں کرونگا۔ اس پر ان لوگوں نے کچھ بکریاں دینے کا اقرار کیا جب معاملہ طے ہو گیا۔ تو وہ صحابی گئے۔ اور انہوں نے الحمد کی سورت پڑھکر اس بیمار پر پھونکنی شروع کی۔ جوں جوں وہ دم کرتے جاتے تھے۔ اس شخص کو ہوش آتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں وہ اٹھ بیٹھا۔ اور اچھا ہو گیا۔ اس پر ان لوگوں نے وعدہ کی بکریاں صحابہ کو دیدیں۔ بکریاں لیکر صحابہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپ نے ان کا سارا قصہ سنا تو بہت ہنسے اور فرمایا کہ تمہیں کس نے بتایا۔ کہ الحمد میں یہ تاثیر ہے۔ اچھا یہ بکریاں تم لوگ بانٹ لو۔ اور مجھے بھی اپنی اجرت میں سے حصہ دو ؀

شراب کی خرابی (ابتدائے مدینہ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ بدر کی لڑائی میں ایک اونٹنی میرے حصہ میں آئی۔ اور ایک اور اونٹنی آنحضرتؐ نے مجھے عطا فرمائی میں نے ایک دن ان دونوں اونٹنیوں کو ایک جگہ بٹھا کر ارادہ کیا کہ ان پر اذخر گھاس جنگل سے کاٹ کر لاؤں گا۔ اور اسے سناروں کے ہاتھ بیچکر جب کچھ رقم ہو جائے تو اپنی شادی کی دعوت ولیمہ کروں گا۔ اذخر بیچنے کے لئے میں نے ایک سنار سے بات چیت بھی کر رکھی تھی۔ اس سنار نے کہا تھا۔ کہ تم لاؤ میں ضرور خریدونگا۔ میں جنگل کو جانے کے لئے تیار تھا۔ کہ اتنے میں پاس کے گھر میں سے میرے چچا حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں نکلے۔ وہاں کچھ غزل خوانی بھی ہو رہی تھی۔ گانے والوں نے کہا۔ کہ اے حمزہ یہ موٹی موٹی اونٹنیاں بیٹھی ہیں ان کو پکڑ لو۔ اور ذبح کر لو۔ اس پر حمزہ تلوار لے کر میری اونٹنیوں کے پاس آئے۔ اور ان کے کوہان کاٹ ڈالے۔ اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ میں یہ خوفناک نظارہ دیکھکر آنحضرت صلعم کے پاس گیا اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت صلعم اٹھکر سیدھے اس جگہ پہونچے۔ اور حمزہ پر ناراض ہوئے۔ کہ تم نے یہ کیا ظلم کیا۔ حمزہ شراب کے نشہ میں کہنے لگے کہ تم کون ہو؟ میرے باپ کے غلام۔ آنحضرت صلعم نے جب دیکھا کہ ان کے تو ہوش وحواس ہی ٹھکانے نہیں تو واپس چلے آئے۔ یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے (خدا تعالٰے کی اپنے خاص بندوں کے ساتھ یہ بھی عادت ہے۔ کہ دنیا سے جانے سے پہلے ان کے سب قصور اور کمزوریاں یہیں دھو ڈالتا ہے۔ حضرت حمزہ کی اس غلطی کے بدلے احد کے دن بعینہٖ ان سے یہی معاملہ ہوا۔ اور ہندہ نے ان کا پیٹ چاک کر کے ان کی کلیجی کی بوٹیاں چبائیں۔ یہ کفارہ خدا نے ان کا یہیں کر دیا۔ پھر اپنے نیک اعمال اور اسلام کی ابتدائی مدد کی وجہ سے وہ سید الشہدا کہلائے۔ واللہ اعلم)

منہ پر ہرگز نہ مارو

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی شخص کسی کو مارے بھی تو منہ پر ہرگز نہ مارے۔ بعض استاد یا ماں باپ جان کر منہ پر تھپیڑ مارتے ہیں۔ یہ گناہ کی بات ہے۔ اور منہ پر مار کھانے والے بچوں کی آنکھ کان یا دماغ کو بعض دفعہ اس سے ایسا صدمہ پہونچ جاتا ہے کہ ہمیشہ کیلئے عیب دار ہو جاتے ہیں؛

پیغامی نیرنگیوں کی حقیقت کا اظہار

مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

آخری فقرہ مولوی محمد علی صاحب کے تیسرے جواب کا یہ ہے کہ "تم یہ دکھا دو۔ کہ ہماری تحریروں میں کل مسلمانوں کو کافر کہا گیا ہے۔ اس سے بھی آپ کے دعوے کو تقویت پہنچے گی"۔

اس بات کا ثبوت کہ مولوی محمد علی صاحب بے شمار اہل قبلہ کلمہ گو مسلمان کہلانے والے لوگوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں یہ ہے۔ کہ اول تو مولوی صاحب ان تمام اہل قبلہ کلمہ گو مسلمان کہلاتے والے لوگوں کو جو حضرت مسیح موعودؑ کو کافر یا دجال کہتے ہیں۔ یا آپ کو کافر و دجال تو نہیں کہتے۔ مگر وہ آپ کو کاذب کہتے ہیں۔ یا آپ کے متعلق کوئی ایسا لفظ موتہہ سے کہتے تو نہیں۔ مگر دل میں آپ کو کافر سمجھتے ہیں۔ یا آپ کو دل میں بھی کافر و دجال نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی موتہہ سے کوئی ایسا لفظ کہتے ہیں بلکہ موتہہ سے آپ کو کاذب بھی نہیں کہتے۔ لیکن وہ آپکو دل میں کاذب سمجھتے ہیں۔ (جس کا پتہ ان سے دریافت کرنے پر لگ سکتا ہے) تو ایسے سب کے سب لوگ مولوی محمد علی صاحب کے فتوے کے رُو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "تکفیر اہل قبلہ" کے صفحہ ۲۸ پر ایسے لوگوں کے متعلق کفر کا فتوے صادر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جو آپ (حضرت مسیح موعود) کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وہ ضرور فتوے حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آجاتا ہے"۔

دوسرے ایسے لوگوں پر جو مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت کے ماتحت نہ آتے ہوں۔ اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کے من وجہٍ خود مرتکب نہ ہوں۔ مگر تکفیر کی مذکورہ بالا مختلف صورتوں میں سے کسی صورت کے مرتکب لوگوں کو وہ مومن سمجھتے ہوں۔ ایسے سب کے سب لوگوں پر مولوی صاحب حقیقۃ الوحی کے حاشیہ صفحہ ۱۶۵ کی اس عبارت کی بناپر کفر کا فتوے لگاتے ہیں:۔

"جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"۔

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ (۱) جس طرح مومن کی تکفیر سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی کافر کو مومن قرار دینا بھی کفر کا موجب ہے۔ (۲) نیز یہ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ وہ تمام کے تمام اور سب کے سب کافروں کو مومن قرار دینے والے ہیں۔ اس لئے وہ سب کے سب کافر ہیں۔ اور ان کو مومن قرار دینے کی کوئی بھی سبیل نہیں۔ (۳) یہ بھی کہ ایسے لوگ باوجود اہل قبلہ ہونے کے عندالشرع کافر ہیں۔ نہ مومن۔ اور ایسے لوگوں کو کافر کہنے سے اہل قبلہ کی تکفیر لازم نہیں آتی۔ کیونکہ ان کی تکفیر فی الحقیقت اہل قبلہ کی تکفیر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی تکفیر ہے جن کے اندر خود ان کے اپنے ہاتھ سے ان کے کفر کی وجہ پیدا ہو چکی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کافر نہ کہنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس حاشیہ کے الفاظ سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا۔ بلکہ صرف ان اہل قبلہ کو کافر قرار دیا ہے جن میں خود انہی کے ہاتھ سے وجہ کفر پیدا ہو گئی۔ جو اس حوالہ کے رو سے کافر ثابت ہونے والے اہل قبلہ لوگوں میں یہ ہے۔ کہ

"جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنھوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے"۔

چنانچہ مولوی صاحب اس مذکورہ بالا عبارت کا حوالہ دیکر اپنے رسالہ "تکفیر اہل قبلہ" کے صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں:۔

"پانچواں قرینہ یہ ہے۔ کہ اسی جواب کے اخیر پر پہنچے حاشیہ میں پھر صفائی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ چنانچہ صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ پر ہے:۔

"میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہی کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"۔

اور بعینہٖ یہی الفاظ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ "رد تکفیر اہل قبلہ" (جو انھوں نے اپنے رسالہ "تکفیر اہل قبلہ" کے بعد اس کی مناسب اصلاح کے ساتھ شائع کیا تھا) میں دہراتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق ان کا وہی عقیدہ ہے۔ جو حقیقۃ الوحی کی اس عبارت میں مذکور ہے ✦

مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ کو پیش کر کے جہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جس قدر لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب باوجود اہل قبلہ ہونے کے کافر ہیں۔ اور ان کو کسی صورت میں بھی مومن نہیں کہا جا سکتا۔ وہاں انھوں نے اس بات پر بھی بہت زور دیا ہے۔ کہ اس حوالہ میں ان لوگوں کے کفر کی وجہ حضور نے ان کا انکار نہیں بتایا۔ اس سے انھوں نے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے انکار کو کفر نہیں قرار دیتے۔ لیکن افسوس کہ ان کو یہ بحث کرتے وقت اس عبارت کے یہ الفاظ یاد نہ رہے۔ کہ "جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں"۔ جن میں حضور نے اپنے آپ کو "مومن بہٖ" بتایا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ "مومن بہٖ" وہی ہوتا ہے۔ جس کا انکار کفر ہو۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے اپنی کتاب "النبوت فی الاسلام" میں صفحہ ۲۷ لغایت صفحہ ۳۱ پر زیر عنوان "صاحب وحی نبوت مومن بہٖ ہوتا ہے۔ اور اس کا منکر حقیقی کافر"۔ اس مسئلہ کو خوب وضاحت اور کمال صفائی اور عمدگی سے بیان کیا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے پڑھنے سے یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہر ایک نبی جو خدا کی طرف سے آیا وہ مومن بہٖ تھا۔ یعنی اس پر ایمان لانا ضروری تھا۔ . . . . اور جو شخص کسی رسول کا منکر ہے۔ وہ پکا کافر ہے"۔ (صفحہ ۲۷)

سو اگرچہ کسی فقرہ یا کسی عبارت میں کوئی بات مذکور نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ اس کے خلاف ہے۔ یا اس عبارت میں اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب کو اس سے یہ نتیجہ نکالنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کہ اس سے گویا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کا انکار کفر نہیں ہے۔ لیکن اس حوالہ میں تو خود مولوی صاحب کے اپنے مسلمات کے رُو سے یہ دعوے موجود ہے۔ کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں۔ نہ کہ غیر نبی مجدد۔ اس لئے میرا انکار کفر ہے۔

خاکسار محمد اسماعیل مولوی فاضل قادیان

دانتوں کا منجن

ہمارے پاس ایک صاحب عبدالغنی صاحب احمدی نے الہ آباد سے دانتوں کا منجن اس لیے ارسال کیا۔ کہ ہم اپنے ذریعہ اس کا تجربہ کر کے اظہار رائے کریں۔ ایک دوست کو جسے مسوڑوں کی سخت تکلیف تھی۔ یہ منجن استعمال کرایا گیا۔ جس سے بہت فائدہ ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ جن اصحاب کو دانتوں اور مسوڑوں کی تکلیف ہو۔ اگر وہ اس منجن کو حسب ہدایات استعمال کرینگے۔ تو ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دانتوں کو مضبوط کرتے۔ اور دانتوں میں پانی لگنے کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے بھی مفید ہے:۔

اعلان

ایک صاحب جو نہر کی پٹوار باقاعدہ پاس ہیں۔ دس بارہ سال ملازمت بھی کر چکے ہیں۔ انکی خواہش ہے۔ کہ کسی نہری علاقہ میں کسی جاگیردار کے مزیدار (؟) بطور مختار کے کام کریں۔ اس کام کیلئے بظاہر موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ [illegible] قادیان

احمدیہ مشن لنڈن کی تازہ رپورٹ

احمدیہ مشن لنڈن کے انچارج خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب اپنی تازہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ایک مسلمان نوجوان سے جو I.C.S. کے منظور شدہ امیدوار ہیں۔ اس ہفتہ تین دفعہ ملاقات کی گئی۔ انہوں نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری منظور کی۔ عورتوں سے مصافحہ نہ کرنے اور ان کو علیحدہ نماز میں جگہ دینے پر گفتگو ہوئی۔ ایک دن انہوں نے اپنے مقام پر ٹی پر دعوت کی۔ ایک بنگالی نوجوان سے جو سرکاری وظیفہ پر تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ اور چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب کے شاگرد ہیں۔ گفتگو ہوئی۔ اور انہیں پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا ۞

جمعہ کی نماز میں دو یورپین نومسلم اور تین نومسلمہ خواتین اور ۹ ہندوستانی اصحاب شریک ہوئے۔ تین غیر مسلم عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ اتوار کے درس القرآن میں سات یورپین نومسلم مرد عورتیں شامل ہوئیں۔ ایک نومسلمہ اس ہفتہ دو دفعہ آئی۔ جس نے نماز کا سبق لیا۔ اور مسجد کے ملحقہ باغ کی آرائش کا کام کیا۔ ایک سیٹھ علی بھائی صاحب جوہری سے ملاقات کی گئی۔ جو بہت تواضع سے پیش آئے۔ اور جمعہ کی نماز میں آنیکا وعدہ کیا ۞

منگل کے روز پڑوسیوں میں سے ایک صاحب نے دعوت چار پر مدعو کیا۔ جہاں مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اسی روز شام کو چند اصحاب کی دعوت کی۔ ایک نومسلم نے باغیچہ میں پھول دانوں اور مسجد کے بریکیٹ کو رنگ کیا۔ اس کام میں انہوں نے چھ گھنٹے صرف کئے ۞

اس ہفتہ بعض محقق عورتوں کو چٹھیاں لکھی گئیں مسجد کے سامنے کی سڑک پر لگانے کے لئے ایک نومسلم بڑی محنت سے دو بورڈ لکھ کر لایا۔ جن میں جمعہ کے خطبہ کا اور اتوار کے دن درس کا وقت لکھا گیا ہے۔ اور لوگوں کو آنے کی دعوت دی گئی ہے ۞

مبلغ حیفا کا مکتوب

مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ حیفا اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں:۔

ایک تعلیم یافتہ خاتون داخل سلسلہ ہوئی ہیں انہوں نے حیاۃ المسیح در فاتہ اور التعلیم۔ میزان الاقوال وغیرہ کتابیں پڑھنے کے بعد بیعت کی ہے۔ ان کا ایک لڑکا پہلے احمدی ہو چکا ہے۔ اب وہ اپنے دوسرے لڑکے کو جو اذرع میں ڈاکٹر ہے تبلیغی خط لکھنا چاہتی ہیں۔ ایک نوجوان بھی اس ہفتہ سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔

اس ہفتہ موصل میں گیارہ اصحاب کو کتابیں روانہ کی گئیں۔

چندہ جلسہ سالانہ اور احمدی جماعتوں کے وعدے

اگرچہ بعض وجوہات کے باعث بیت المال وقت پر تحریک جلسہ سالانہ نہیں ارسال کر سکا۔ اور اس سال بھی مثل گذشتہ سال کے کسی قدر توقف سے تحریک کی گئی ہے۔ تاہم آج تک جس قدر فارم جماعتوں کے آچکے ہیں۔ ان میں سے جن جماعتوں کے احباب نے تحریک میں خصوصیت سے حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی اب اعلان کر دینا ضروری ہے۔ کہ جن جماعتوں سے تاحال وعدوں کا فارم نہیں آیا۔ یا جن کے فارموں میں کم رقم دکھلائی گئی ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کے واسطے بیت المال نے ایک رقم خود اپنی طرف سے ان کے گذشتہ حسابات کو مدنظر رکھکر اور سال رواں کی ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے مقرر کر دی ہے۔ اور ان کی مقرر کردہ رقم کی اطلاع ایک خاص چٹھی کے ذریعہ کی گئی ہے۔ پس تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی مقررہ رقوم کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساتھ لانے کا خیال نہ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۸ء تک خزانہ بیت المال میں داخل فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور اس بارے میں کسی مزید اطلاع کا انتظار نہ کیا جائے۔ بلکہ یہی اطلاع کافی سمجھی جائے۔

جن جماعتوں کے فارموں میں کچھ نہ کچھ خصوصیت ہے ان کے نام یہ ہیں:۔

جماعت شیخوپورہ:۔ اس جماعت کے فارم میں میر کلیم اللہ صاحب۔ عابد شریف صاحب اور کریم خاں صاحب۔ ایس کے عبدالرزاق صاحب کے چندے ۱۷، ۱۸ فی صدی کی شرح سے ہیں۔

جماعت کوہاٹ:۔ اس کے فارم میں خصوصیت یہ ہے کہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب جو کہ اہلیہ کلاں جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب لاہور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ہیں۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ خدا کے فضل و کرم سے ہر ایک قسم کے چندہ کی تحریک میں ہمیشہ حصہ لیتی ہیں اور چندہ عام ماہوار باقاعدہ ادا کرتی ہیں۔ چندہ خاص کی تحریک میں بھی جو کہ خالص مردوں کے لئے تھی۔ اس میں بھی آپ نے پورا حصہ لیا تھا۔ اور عہ۵۲ ادا کئے تھے۔ اور چندہ جلسہ میں بھی باقاعدہ حصہ لیا ہے ۞

جماعت بنوں:۔ اس جماعت کے وعدے میں مستری دوست محمد صاحب۔ غلام علی صاحب۔ شریف اسد خاں صاحب کے وعدے بیس فی صدی کی شرح سے ہیں ۞ بابو محمد رشید خاں صاحب اسٹیشن ماسٹر شاہ گنج کا وعدہ سولہ فیصدی کے حساب سے ہے۔ اور کل رقم ۲۵ دسمبر تک بھیج دینے کا وعدہ کیا ہے ۞

جماعت انبالہ:۔ اس جماعت کے امیر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اس سال گذشتہ سال کے چندہ جلسہ سے سوایا کیا گیا ہے اس کے علاوہ بابو عبدالغنی صاحب قریشی ملازم کارخانہ گلاس فیکٹری کل قسم کی چینیاں یا ان کی قیمت ادا کریں گے۔ آپ گذشتہ دو سال کے سوا ہمیشہ چینیاں مہیا فرماتے رہے ہیں۔ مولوی انوار حسین خاں صاحب شاہ آباد نے اپنا چندہ ۴۰ فی صدی کی شرح سے وعدہ کیا ہے ۞

جماعت رانچی:۔ اس جماعت کے احباب کا وعدہ اچھا ہے اور چندہ کی رقم قابل اطمینان ہے۔ وقت پر پورا روپیہ ارسال ہوگا۔

جماعت سامانہ ریاست پٹیالہ:۔ اس جماعت کا فارم چندہ جلسہ اس خصوصیت سے بھیجا گیا ہے۔ کہ اس میں تمام احمدیوں سے وعدے باشرح لئے گئے ہیں۔ بلکہ منشی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت کا اپنا وعدہ تیس فی صدی کے حساب سے ہے۔ اور پھر ایک دوست کا وعدہ باشرح ہے۔ اور نصف کے قریب روپیہ وصول کر کے بھیجا گیا ہے۔

داعی والہ رعیہ ضلع سیالکوٹ:۔ اس میں منشی غلام رسول صاحب کا وعدہ تینتیس فی صدی کا ہے۔ باقی کے وعدے باشرح

جماعت کنانور:۔ اس جماعت نے چندہ میں حتی الوسع خوب دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ اور گذشتہ سال سے اس سال میں پانچ گنا زیادہ چندہ جلسہ عطا کیا ہے ۞

عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان

جلسہ سالانہ کیلئے گھی

چونکہ زمیندار جماعتوں کے احباب کو چندوں میں اسی جنس کا دینا آسان تر ہوتا ہے۔ اس لئے بعض جماعتیں جلسہ سالانہ کیلئے گھی اپنے ساتھ لایا کرتی ہیں۔ سال رواں میں بعض احباب سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں بیت المال کی مقرر کردہ گھی کی مقدار کو پورا کرنے کیلئے اگر ان کے احباب سے گھی پورا نہ ہو تو نقد چندہ کر کے خرید کر لاتی ہیں۔ اور اس صورت میں بعض دفعہ گھی خراب بھی آجاتا ہے جس سے بہت دقت اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے اس سال تحریک گھی ارسال کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا۔ کہ جماعتیں گھی کی مقدار خرید کر پوری نہ کریں۔ بلکہ جس قدر گھی انکو چندہ میں وصول ہو وہ لائیں اور جس قدر نقد روپیہ چندہ ملے وہ بذریعہ منی آرڈر نقد ہی ارسال کریں۔ یہ تحریک ۶۶ جماعتوں کو کی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے موصول ہو چکے ہیں

۱۔ جماعت چک ۳۳ احمد یا نوالہ ضلع منٹگمری دو کنستر ۲۔ جماعت کریام ضلع جالندھر دو کنستر ۳۔ پریم کوٹ ضلع گجرانوالہ یک کنستر ۴۔ کرم پور ضلع شیخوپورہ یک کنستر ۵۔ چک ۹۹ شمالی ضلع شاہپور ڈیڑھ کنستر ۶۔ چک ...

57

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے

احمدی خواتین سیالکوٹ کا چندہ

احمدیہ مشن لنڈن کے متعلق ۹ ہزار کی تحریک کی جب مجھے اطلاع ہوئی تو میں سخت گھبرائی۔ کیونکہ اپنی جماعت کی غریب مستورات میرے پیش نظر تھیں۔ اور علاوہ مرکز کی خاص تحریکوں کے اور سکول کے ماہواری چندہ کے اس سال میں ایک ہزار سے زیادہ روپیہ سکول فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے مستورات سے وصول کر چکی تھی۔ مگر کس طرح شکر ادا کروں۔ اس ذات ذرہ نواز کا جس نے مجھ جیسی ناکارہ و نالائق کو توفیق بخشی۔ اور معاً میرے دل میں اسلام کے احسان اور محبان اسلام کی جاں نثاریوں کی یاد نے ایک برقی رو دوڑا دی۔ میں نے سمجھا۔ یہ اسلام کیلئے تحریک چندہ ہے۔ جس نے ہمیں قعر مذلت سے اوج ترقی پر پہونچایا۔ جس نے گمراہی سے نکال کر نور ہدایت سے سینوں کو منور کیا۔ جس نے جاہل سے عالم کندہ ناتراش سے ادیب جہان بنایا۔ آج وہ محسن کشوں کے ہاتھوں کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ مروت سے دور ہے۔ کہ ہم ہمت ہاریں۔ مانا کہ ہم متاع دنیا سے خالی ہیں۔ مگر ہمارے دماغ اسوۂ مصطفےٰ سے خالی نہیں جنہوں نے بسا اوقات قرض لے کر محتاجوں کی حاجت برآری کی اور صحابہ کرام نے بھی اکثر قرض غربا اور یتیموں کے لئے اٹھائے۔ پھر کیا میری بہنیں اپنے پیارے اسلام کے لئے جس کے ساتھ ہماری موت وحیات وابستہ ہے۔ کچھ نہ دینگی۔ ایسے ہی جذبات کو لئے ہوئے میں اپنے ماہواری جلسہ میں پہونچی۔ چونکہ اس جلسہ کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ حسب معمول یکصد کے قریب مستورات حاضر تھیں۔ قریباً بارہ ۱۲ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ بہن زینب صاحبہ نے تلاوت و نعت خوانی کی۔ عزیزہ مبارکہ کی ایک مفید تقریر اور دو خاص نظموں کے پڑھنے کے بعد خادمہ نے مذکورہ بالا مقصد کے ماتحت ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں مستورات سے یہ بھی کہا۔ کہ میں کم از کم تین صد ۳۰۰ روپیہ اس تحریک پر اپنی لجنہ سے وصول کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ غریب بہنوں کی قربانیوں کو قبول کرے۔ اور ان کو بڑے بڑے اجر کا وارث بنائے۔ کہ انہوں نے اصحاب مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ جس کے کانوں میں صرف دو بالیاں تھیں۔ اس نے وہی اتار دیں۔ جس کے پاس انگوٹھی تھی اس نے وہی دے دی۔ ہمارے سکول کی استانیوں نے ساری ساری تنخواہیں دے دیں۔ اور تعداد میں کم اور حوصلے میں زیادہ مستورات سے بجائے تین کے ساڑھے تین صد کی رقم وصول ہوگئی۔ جو انجمن کو دیدی گئی۔ الحمد للہ۔

۱۶ نومبر حضرت قبلہ میر صاحب و دیگر ہر سہ مبلغین حضرات کو معہ کارکنان انجمن سیالکوٹ کے لجنہ نے عمارت سکول میں ٹی پارٹی دی۔ اور خادمہ نے ملحقہ کمرہ میں کھڑے ہو کر ایڈریس پڑھا۔ جس میں واعظین و منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مستورات کو آپ کی تقریروں سے مستفید ہونے کا موقع ملتا رہا اور مستورات کی تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ توجہ کی درخواست کی۔ جس کے جواب میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے نہایت تسلی بخش اور حوصلہ افزا تقریر کی۔ اور علمی ترقی کے لئے ہمدردانہ و مفید نصائح کیں۔ اور اظہار خوشنودی کیا۔ کہ اور جگہ بھی انجمنیں ہیں۔ مگر سیالکوٹ کی انجمن نے بے نظیر ترقی کی ہے۔

خاکسار سیدہ فضیلت سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

احمدی خواتین لاہور کا چندہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ایک اور مبلغ لنڈن میں مقرر کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس امر کو ضروری سمجھا۔ کہ اس کا خرچ احمدی خواتین کے ذمہ ڈالا جائے حضرت اقدس کا یہ ارشاد پڑھتے ہی کارروائی شروع کر دی گئی۔ اکتوبر کے آخری ایام میں بعض بہنوں کے گھروں میں جاکر چندہ وصول کیا گیا۔ بعض نے خود بخود میرے پاس پہونچا دیا۔

۲ نومبر کو جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ لاہور میں خواتین کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں سب ممبر و دیگر احمدی بہنیں شامل ہوئیں۔ پہلے ایک خاتون نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ پھر دو بہنوں نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت اقدس کا ارشاد اخبار الفضل سے پڑھکر سنایا۔ اور بہنوں کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر بعض نے وعدے لکھائے۔ اور بعض نے اسی وقت ادا کر دیا۔

۶ نومبر کو احمدی خواتین میں جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ نے لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر مسجد احمدیہ میں ۱۲ بجے کے بعد ۲ بجے تک تقریر فرمائی۔ جس میں نہایت مؤثر انداز میں قربانی کا فلسفہ سمجھایا۔ اس کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ کچھ رقم چندہ نقدی کی صورت میں وصول کی گئی۔ اور بعض نے وعدے لکھائے۔ ۱۵ نومبر تک لاہور و مزنگ میں دورہ کیا گیا۔

میرے والد بزرگوار مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی نے بھی ہماری درخواست پر ۱۵ نومبر کو احمدی خواتین میں مسجد احمدیہ میں تقریر فرمائی۔ لاہور کے تمام محلوں میں جہاں احمدی رہتے ہیں دورہ کیا گیا۔ اس وقت تک ۱۵۲ روپے آٹھ آنہ اور ۵۱ ۱۳/ ار کے زیورات وصول ہوئے۔ قریباً ۳۳ روپے کے وعدے ہیں۔

خاکسار

سعیدہ اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

احمدی خواتین جہلم کا چندہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں جہلم میں احمدیہ مستورات کا جلسہ زیر صدارت صاحبزادی صاحبہ چوہدری صادق علی خاں صاحب تحصیلدار منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ اللہ صاحبہ بنت خاں صاحب ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب سکرٹری لجنہ نے حضرت صاحب کی تحریک چندہ پڑھکر سنائی اس پر احمدی مستورات نے دل کھول کر چندہ دیا۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحبہ نے معہ دیگر احمدی بہنوں کے گھر بہ گھر جاکر ہر ایک احمدی بہن سے چندہ وصول کیا۔ بلکہ قریب کے گاؤں میں بھی جاکر چندہ کی وصولی کی کوشش کی گئی۔ خدا کے فضل سے کل رقم چندہ دو صد کے قریب ہو گئی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ اور سیکرٹری صاحبہ کا کام اور دینی جوش قابل تعریف ہے۔ جن کی کوشش سے اس قدر رقم فراہم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خاکسار:۔ شاہ عالم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جہلم

اہلیہ صاحبہ چوہدری طفیل محمد صاحب کا چندہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے اس حکم کے پہونچنے پر کہ عورتوں میں چندہ احمدیہ مشن لنڈن کے متعلق تحریک کی جائے۔ چونکہ اس جگہ جہاں خاکسار رہتا ہے۔ کوئی احمدی عورت نہیں۔ اس لئے میں چوہدری طفیل محمد خاں صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کے مکان پر حاضر ہوا۔ جو کہ یہاں سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف سے عرض کیا۔ کہ میں حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت عورتوں میں چندہ کی تحریک کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ میری درخواست اپنے گھر میں پہنچا دیں۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری طفیل محمد خاں صاحب نے ایک زیور چاندی کا ہار قیمتی قریباً بائیس ۲۲ روپیہ ادا اگی سامس صاحبہ نے ایک روپیہ دیا کل ۲۳ روپیہ ہو گئے۔

خاکسار محمد ابراہیم احمدی ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ازمونا ریماؤنٹ ڈیپو ضلع گجرات

احمدی خواتین منٹگمری کا چندہ

محترمہ مسز چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل منٹگمری حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتی ہیں:۔